سوال

(181) سودی رقم کو وصول کر کے ضائع ہی کر دینا ززیادہ مناسب ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا یہ تیسری قسم کے صاحبان کا خیال صحیح ہے یا کہ اندراج شدہ سودی رقم کو وصول کر کے ضائع ہی کر دینا ززیادہ مناسب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لے کر ضائع کرنے کی بجائے لینے سے انکار کرنا درست ہے اگر کسی کے کھا جانے کا اندیشہ ہو تو بینک کے انچارج کو لکھ دینا چاہیے کہ میں سود وصول نہیں کروں گا۔ (اہل حدیث لاہور جلد3شمارہ35)

باب المضاربت

(حضرت العالم سلطان محمود شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مولوی عبدالرحمن کا امامیہ کالونی شاہدرہ میں ایک بھٹہ ہے جس میں وہ اکیلے دن رات رہتے ہیں لیکن ان کا کنبہ لاہوروسن پورہ میں مقیم ہے وسن پورہ میں مولوی ابوبکرصدیق نے بھٹہ میں حصہ حاصل کرنے کی خواہش کی اور پانچ ہزار روپیہ برائے مضاربت دے دیا۔ بعدازاں مولوی ابوبکرصاحب کے دل میں از خود یہ خیال تھا کہ ایک ہزار روپے مزید ترسیل کیا جائے۔ چنانچہ اس نے 2جنوری 1974 کو ساڑھے آٹھ صد روپے مولوی عبدالرحمان کا بیٹا نجیب الرحمن کے گھر پہنچتا ہے تین مسلح ڈاکو اسی رات مولوی عبدالرحمن کے گھر ڈاکہ ڈالتے ہیں مولوی عبدالرحمن کی بیوی کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہیں بیوی نے 1150 روپے اے ایک گھڑی ایک دو بالیاں دے کر جان چھڑائی شبہ یہ بھی ہے کہ وہ ڈاکو اس واقعہ کو معلوم کر کے مولوی ابوبکر نے مزید ڈیڑھ صد روپیہ کسی آدمی کے ہاتھ بھیجا اور ساتھ ہی یہ رقعہ تحریر کیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم! محترمی مولوی عبدالرحمن گیلانی زید مجدہ السلام علیکم !مزاج شریف قبل ازیں مبلغ ساڑھے آٹھ صد روپیہ بھیج چکا ہوں اب مزید ڈیڑھ صد روپیہ بیج رہا ہوں اب یہ کل قم ایک ہزار روپیہ ہو گیا اس رقم کو پہلی پانچ ہزار میں شامل فرمالیں اب آپ کے پاس کل چھ ہزار روپے ہوگئے (آپ کا مخلص ابومحمد صدعیق)3-1-73

جو شخص مولوی عبدالرحمن کو حادثے کی اطلاع دینے گیا وہی یہ رقعہ اور ڈیڑھ صد روپیے کر گیا اب یہ رقم جو مولوی عبدالرحمان کے مشورہ ار علم کے بغیر اس خود مولوی ابو کرنے بھیجی وہ مولوی عبدالرحمن تک پہنچنے سے پہلے ہی ڈکیتی کی شکار ہوگئی بلکہ کچھ اور بھی لے ڈوبی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈکیتی کی بنیاد بھی ہو تو کای یہ رقم مولوی عبدالرحمن کو واپس کرنا آتی ہے ؟ بینوا توجروا

(السائل عبدالصمد محمد مسلم گیلانی کوٹ شاہ محمد ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب

عبارت سوال سے ایسا معلوم ہوتا ہے ہ ساڑھے آٹھ روپے جو پہلی مضاربت کے انعاد کے بعد مولوی ابو بکر صاحب نے ج بھیجا ہے وہ روپے نہ و مولوی صاحب کی طلب پر بھیجا ہے اور نہ ہی مولو عبدالرحمٰن نے خودیا اس کے وکیل نے قبضہ کیا ہے۔ اس لئے یہ روپیہ مولوی کی زمہ داری میں نہیں آیا۔ یہو یہ مضاربت کے راس لامال میں اوس وقت شمار ہوتا جب مولوی صاحب اسے اس کام کیلئے قبول کرلیتا پس ان حالات میں روپیہ قابض کے پاس بطور امانت تھا۔ جس کے ضائع ہونے راابض پر کسی قسم کی واجب نہین

(سلطان محمود شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 14 ص 179-180

محدث فتویٰ